فيتعشى ، ثم يصلى العشاء ثم يرتحل ويقول هكذا كان رسول الله ﷺ يصنع ۔
یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ جب سفر میں ہوتے تو سورج غروب ہونے کے باوجود سفر جاری رکھتے تا آنکہ اندھیرا چھانے لگتا پھر آپ رکتے اور نمازِ مغرب ادا فرماتے پھر کھانا طلب فرماتے اور رات کا کھانا کھا کر عشاء کی نماز ادا فرماتے پھر سفر پر روانہ ہو جاتے۔ اور فرمایا کرتے کہ رسول اللہ ﷺ یونہی کیا کرتے تھے۔

مذکورہ بالا روایات سے یہ بات واضح ہو گئی کہ سفر میں جمع بین الصلوتین کا طریقہ کیا ہے۔ اور اس سے ہٹ کر کوئی طریقہ اختیار کرنا خلافِ شرع ہے۔ اور عرفات و مزدلفہ کی ظہر و عصر پر قیاس کرتے ہوئے عام دنوں میں جمع تقدیم کرنا صحیح نہیں۔ (تفصیلات کے لئے دیکھئے کتبِ فقہ و فتاوی)

اجتماعانِ هَامّانِ فِی یَوم واحدٍ وفی مدینةٍ واحدةٍ و فی منطقةٍ واحدة :

جس روز جمعیتِ علماء پاکستان کی مرکزی مجلسِ شوری کا اجلاس گلشنِ اقبال کراچی میں ہوا (غالبا ۱۷ جنوری ۲۰۰۴ء کو) عین اسی روز اور تقریبا اسی وقت تنظیم المدارس اہل سنت سے وابستہ کراچی کے مدارس و علماء کا ایک اہم اجلاس بھی گلشنِ اقبال کراچی ہی میں طلب کیا گیا۔ دونوں اجلاس اپنی اپنی جگہ نہایت اہم تھے۔ جے یو پی کی مرکزی مجلسِ شوری کو قائدِ ملتِ اسلامیہ حضرتِ علامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ کی جگہ مرکزی صدر کی تقرری کا فیصلہ کرنا تھا اور تنظیم المدارس کو .... نہ جانے کیا کرنا تھا ؟ کیونکہ جو مقصد تنظیم سے وابستہ مدارس کے اس اجلاس کا بتایا گیا تھا وہ تو تھا بر کاتی فاؤنڈیشن کے تعاون سے شائع کردہ درسِ نظامی کی بعض کتب کی تقسیم ، جو کہ اس اجتماع میں ہوئی نہیں ، البتہ اس میں جرنیلِ تنظیم المدارس کا "پالیسی خطاب" ہوا ، جو اس خطاب سے کسی درجہ بھی کم اہم نہیں تھا جو افواجِ پاکستان کے جرنیل کا اسٹاف کالج سے ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ ہم نے اسی وقت حضرت فقیہِ ملت و سراجِ امت و مفکرِ اسلام مدظلہم العالی کو اس شاندار خطاب پر داد اور مبارکباد دے دی تھی۔

دیکھا جائے تو تنظیم المدارس کا نیٹ ورک جیسا کہ خود اس کے موجودہ ایڈہاک سربراہ نے اس کی اہمیت کو پیش کیا، تنظیم کا اسٹاف کالج ہی ہے۔ مماثلت یہ ہے کہ ملٹری اسٹاف کالج فوج کو قیادت فراہم کرتا ہے اور تنظیم کا اسٹاف کالج علماء و عوام کو۔ اب یہ قسمت یا بد قسمتی ہے اپنی اپنی کہ دونوں اسٹاف کالجوں کے فارغانِ تحصیل میں سے کسے قیادت کا موقع ملتا ہے اور کون اس سے محروم رہتا ہے۔ تنظیم المدارس کے موجودہ سربراہ کا اس روز کا خطاب تنظیم المدارس کو الگ سے کتابی صورت میں سنہری حرفوں سے شائع کرنا چاہئے کہ وہ پالیسی میٹر ہے۔ ہاں البتہ عسکری و عوامی قیادت کے مابین موجود خوشگوار قربتوں میں ممکنہ دوری کا سبب بننے والے اس کے بعض پیرا گراف اسی طرح حذف کردینے میں کوئی مضائقہ نہیں جس طرح اسمبلیوں کی کاروائی سے بعض جملے قومی مفاد میں حذف کردئے جاتے ہیں یا صدر کی تقریر و بیان کے بعد ایڈوائس کے ذریعہ پریس میں شائع ہونے سے قبل ایڈٹ کروا دیئے جاتے ہیں۔

اس خطاب میں تنظیم کے صدر نے پہلی بار نہایت مؤثر انداز میں یہ باور کرایا کہ "تنظیم المدارس کا نیٹ ورک ایک بہت بڑی قوت ہے"۔ اور جس شخص کو اس قوت کی سربراہی حاصل ہو وہ کس قدر طاقتور ہوگا اس کا اندازہ اگر گلشن اقبال کراچی ہی میں اسی روز اور اسی وقت ہونے والے دوسرے اجتماع کے شرکاء کو نہیں ہوسکا تو یہ ان کی بہت بڑی بد قسمتی ہے۔ ہمارا مشورہ ہے کہ اس دوسرے اجتماع کے شرکاء کو اس نیٹ ورک کی طاقت کا صحیح اندازہ لگانے میں غلطی نہیں کرنی چاہئے اور قیادت فراہم کرنے والے اس اسٹاف کالج کی قیادت کو اسی طرح تسلیم کرلینا چاہئے جس طرح ملٹری اسٹاف کالج کی قیادت کو خواہی نخواہی ایک سال کے لئے مزید تسلیم کرلیا گیا ہے۔ قحط الرجال کے اس دور میں آخر قیادت اور کہاں سے آئے گی؟ اب رہا یہ سوال کہ قاعدے ضابطے کے تحت جے یو پی کا کون قائد ہوسکتا ہے اور کون نہیں ہوسکتا تو الضرورات تبیح المحظورات کا قاعدہ بھی تو آخر کوئی چیز ہے؟ یہ فٹ نہ بیٹھتا ہو تو اھون البلیتین والی صورت اختیار کرلی جائے۔ آخر اس میں مضائقہ بھی ہے؟

قیادت کے حوالہ سے حضرت مفکرِ اسلام و فقیہ ملت و سراج امت کی اپنے ہی دار العلوم نعیمیہ کے نوزاید علمی تحقیقی، فقہی اور فکری ترجمان میں شائع ہونے والی وہ ادارتی

تحریر نہایت توجہ طلب ہے جو جذب صادق کے ساتھ دلوں میں اتارنے ہی کے لئے لکھی گئی ہے، اس تحریر کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو:

" ...... ذرا سوچئے غور کیجئے کیا علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ 1968 میں سیادت و قیادت کے اس مقام اور بلندیوں پر تھے جہاں ۱۱ دسمبر ۲۰۰۳ء کو تھے۔ بلاشبہ ان کی ذات میں وہ علمی، عملی، فکری، روحانی اور ایمانی عزیمت و استقامت اور اہلیت موجود تھی، بالقوۃ اور بالفعل استعداد موجود تھی لیکن ان کا ظہور تب ہوا اور انہیں نکھار تب ملا جب انہیں قدرت نے مواقع عطا کئے........"

"...... لہٰذا علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی رحمہ اللہ تعالیٰ سے حقیقی محبت و عقیدت کا کامل تقاضا یہ ہے کہ ہم اپنے عزائم کو مجتمع کریں، کمر ہمت کس لیں، نئی صف بندی کریں، عزیمت و استقامت کے اس جادۂ مستقیم پر جس کے روشن نقوش حضرت نے چھوڑے ہیں، اپنا سفر جاری و ساری رکھیں اور اپنی صفوں میں اہل افراد کو اہلیت اور صلاحیت کی بنیاد پر آگے لائیں، انہیں اپنی مکمل تائید و حمایت سے تقویت عطا کریں ان میں اگر کسی جہت سے کمزوری ہے تو اس کی اصلاح کریں......"

اگرچہ حضرت فقیہ ملت و سراجِ امت نے ایسے چند اہل افراد کے نام گنوانا مناسب خیال نہیں فرمایا جنہیں قیادت کی ذمہ داریاں سونپی جاسکتی ہیں (وفعل الحکیم قد لا یخلو عن الحکمۃ) تاہم ہم سمجھتے ہیں کہ قائدِ مدارسِ اہلِ سنت و سراج الامت نے سنی قیادت کے خط و خال نہایت واضح کردیئے ہیں اور انتہائی بلیغ انداز میں ایک اہل قیادت کا نقشہ پیش کردیا ہے، ایسی قیادت جس میں بالفعل و بالقوۃ علمی، عملی، فکری، روحانی، اور ایمانی عزیمت و استقامت موجود ہے اور وہ اس کا مظاہرہ کرسکتی ہے بشرطیکہ اسے لوگ اور قدرت موقع دیں۔ اب بھی اگر ارکینِ شوری (جے یو پی) کو وہ سراپا نظر نہ آئے جو اس وقت جے یو پی کی قیادت کے لئے ہر صورت موزوں ترین ہے تو پھر اس پر کفِ افسوس ملنے کے سوا اور کیا کیا جاسکتا ہے۔

ہم نے بھی کیا اپنا سخن شامل گفتار
شاید کہ اتر جائے کسی دل میں تری بات

☆ ماحرم اخذہ حرم اعطاؤہ ☆ جس چیز کا لینا حرام ہے اس کا دینا بھی حرام ہے۔ ☆